کا آغاز ہوچکا ہے جس میں پاکستان کی مذہبی اقلیتوں کے ہیروز اور جذبات کا تذکرہ بھی تفصیل سے شامل کیا جائے گا، اور ہر قسم کے استحصال اور بے انصافیوں کا ازالہ کیا جائے گا۔ اُنہوں نے کہا کہ پاکستان صرف مسلمانوں کا نہیں، تمام پاکستانیوں کا وطن ہے جس میں ہر ایک کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ ہمیں محبت اور رواداری کی ثقافت کو فروغ دینا ہے جس کو انتہا پسندوں نے پسِ پشت ڈال کر وطنِ عزیز کو فرقہ واریت اور تشدد کی راہ پر ڈال دیا ہے۔ ہمیں اپنی ثقافت کو آگے بڑھانے کے لیے کسی سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔"

سیمینار کی پہلی نشست کے صدر جناب وکٹر عزرایاہ نے سیمینار کی غرض و غایت اور افادیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ "انتخابی اصلاحات کے ساتھ ساتھ، اقلیتوں کے دیگر مسائل اور خصوصاً جداگانہ طریقِ انتخاب کو ختم کر کے مخلوط طریقِ انتخابات کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔"

سیمینار کے ایک مقرر جناب چوہدری نعیم شاکر نے کہا کہ اقلیتوں کے لیے "دوہرے ووٹ کا حق تو آئینی طور پر پہلے سے موجود ہے۔ اب مسئلہ صرف اس کے عملی اطلاق کا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ دوہرے ووٹ سے اقلیتوں کے سیاسی مسائل حل نہیں ہوتے۔ اس کا ایک ہی فوری حل ہے اور وہ مخلوط طریقِ انتخاب ہے جس کے بغیر مذہبی اقلیتوں کو برابر کے حقوق فراہم نہیں کیے جاسکتے۔" (پندرہ روزہ "شاداب"، لاہور - ۱۶ تا ۳۱ مئی ۱۹۹۶ء)

"پاکستانی سیاق و سباق میں الٰہیات کی ترویج" ——— ایک مذاکرے کی رُوداد

[کرسچین اسٹڈی سنٹر راولپنڈی نے اکتوبر ۱۹۹۵ء میں "پاکستانی سیاق و سباق میں الٰہیات کی ترویج" کے موضوع پر ایک سیمینار کا اہتمام کیا جس میں پاکستان کے مختلف مسیحی الٰہیاتی اداروں کے طلبہ و طالبات شریک ہوئے۔ مقررین میں کرسچین سٹڈی سنٹر کے اہلِ علم شامل تھے۔ سیمینار کی رپورٹ سہ ماہی "المشیر" نے شائع کی ہے۔ ذیل میں نئی الٰہیات کی ضرورت اور مسلم - مسیحی تعلقات کے حوالے سے سامنے آنے والی سوچ معاصر مذکور کے شکریے کے ساتھ ملخصاً پیش کی جاتی ہے۔ مدیر]

ڈاکٹر امجد علی نے اپنے لیکچر میں کہا کہ "پاکستان میں مسلم اکثریت کے ساتھ بطور اقلیت رہتے ہوئے ہم نے ہمسائے کا مطلب نہیں سمجھا اور نہ ہی ان کے مذہب کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ ہم ان کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر وہ ہمارے ساتھ ناروا سلوک کرتے ہیں تو ہم بھی ویسا ہی سلوک کرتے ہیں، یعنی اینٹ کا جواب پتھر سے دیتے ہیں، مگر کیا مسیح کی پڑوسی کے متعلق یہ تعلیم ہے؟" ڈاکٹر صاحب نے بائبل کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے مزید کہا کہ "مسیحیت کبھی بھی ایک مذہبی

بغیر یہ کائنات نامکمل ہے۔"

فادر رفائیل نے اپنے لیکچر میں علامہ محمد اقبال کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اُنہوں نے اجتہاد کے عمل کو دوبارہ شروع کیا۔

سیمینار کے عام شرکاء کو جب اپنے تاثرات کے اظہار کا موقع دیا گیا تو اُنہوں نے سیمینار کی افادیت سے اتفاق کیا۔ ایک خاتون نے "دوسرے مذاہب اور مختلف کلیسیاؤں کے آپس میں اچھے روابط قائم کرنے اور اُنہیں فروغ" دینے کو انتہائی ضروری امر قرار دیا۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ "بجائے اس کے کہ اس بات کا رونا رویا جائے کہ ہم اقلیت ہیں، کمزور ہیں، ہمیں متحد ہو کر موجودہ تمام تر وسائل کو بروئے کار لا کر انجیل کی منادی کو موثر طریقے سے پیش کرنا ہے۔"

گوجرانوالہ تھیالوجیکل سیمینری کے ایک طالب علم نے کہا کہ "پاک و ہند میں مسیحیت کو ڈیڑھ سو سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے، مگر ہمارا المیہ یہ ہے کہ پاک و ہند بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص ہم اپنے لیے اپنی ثقافت میں الٰہیات کی ترویج نہیں کر سکے۔ ہم آج تک لوئس برک ہاف، کارل بارتھ اور کلیون کی الٰہیات یا پھر ہم نے درآمد شدہ الٰہیات پر انحصار کیا ہے جو ہمارے لیے بے معنی ہے، کیوں کہ وہ [تیار کرنے والوں] کے اپنے سیاق و سباق سے تعلق رکھتی ہے۔ گو ہمارے پاس عالم لوگوں کے نام موجود ہیں، مگر ابھی تک [ان میں سے] کوئی اپنے سیاق و سباق کے ساتھ Systematic Theology نہیں کر سکا۔"

سینٹ تھامس کالج کراچی کے ایک طالب علم نے کہا کہ "ہم نے مسلم اکثریتی معاشرے میں رہتے ہوئے ڈائیلاگ کی الٰہیات کی ضرورت و اہمیت کو سمجھا ہے۔ گو ہم مسلم معاشرے میں رہتے ہوئے اس سے الگ نہیں رہ سکتے۔ ہمیں اپنے دل و دماغ کھولنے اور ان [مسلمانوں] تک بھی خوشخبری کا دائرہ پھیلانے کی ضرورت ہے۔" (سہ ماہی "المشیر"، راولپنڈی - ۱۹۹۶ء)

جے - سالک کی نوبل انعام کے لیے نامزدگی

[وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے اپنی کابینہ کے ایک رکن جناب جے - سالک کی تعریف و توصیف اور اُنہیں نوبل پرائز کے لیے نامزد کرنے پر مسیحی جریدے "شاداب" نے حسب ذیل تبصرہ کیا ہے۔]

"وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے امن، جمہوریت، انسانیت کی خدمت اور اقلیتوں کے لیے گراں قدر خدمات کے صلے میں وفاقی وزیر بہبود آبادی جولیس سالک المعروف جے - سالک کو